قسط دوم

شرابؔ کے دینی، و اخلاقی، معاشرتی و اجتماعی طبی و مادی نقصانات

محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

۵۔ طبی مضرات

یہ ان جانی نقصانات کا تذکرہ ہے جو آنا فانا ہو جاتے ہیں لیکن اگر اس شراب کے ان جانی نقصانات کا اندازہ بھی لگایا جائے جو آہستہ آہستہ مگر یقیناً واقع ہوتے ہیں (جنھیں آپ شراب کے طبی مضرات و نقصانات کہہ دیں) تو پھر اس کے اعداد و شمار یقیناً ہوشربا حد تک پہنچ جاتے ہیں۔

نبی اسلام ﷺ کی نظر میں

شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں نہ صرف یہ کہ مسلمان اطباء حکماء نے تحقیقات و انکشافات کئے ہیں بلکہ غیر مسلم اور خصوصاً مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے بھی ریسرچ کی ہے۔ اور اس کے نقصانات واضح کئے ہیں۔ لیکن مسلم و غیر مسلم اور مشرقی و مغربی ڈاکٹروں کے اقوال سے پہلے اور تھوڑا سا پہلے بھی نہیں بلکہ چودہ سو سال پہلے نہ صرف جسموں بلکہ جسموں، دلوں اور روحوں کے طبیب حاذق اور امام حکماء نبی اسلام حضرت محمد ﷺ نے اس شراب کے طبی نقصانات کا تذکرہ فرمایا تھا۔ جس کی تفصیل تو ہم "شراب سے علاج کے حرام ہونے کے" ضمن میں کریں گے۔ ان شاء اللہ مگر ازراہ تبرک یہاں آپ کے صرف دو ایک ارشادات ذکر کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ صحیح مسلم شریف اور ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد میں حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ سے شراب بنانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے انہیں منع فرما دیا۔ چنانچہ اس حدیث میں ہے:

انہ سال النبی ﷺ عن الخمر فنہاہ و کرہ ان یصنعھا فقال انہ لیس بدواء و لکنہ داء

انہوں نے نبی ﷺ سے شراب بنانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرما دیا اور شراب بنانے کو ناپسند فرمایا۔ طارق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ محض علاج معالجہ کی غرض سے بنانا چاہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ شراب کوئی دوا نہیں بلکہ یہ تو خود ایک بیماری ہے۔

جبکہ ابن ماجہ' مسند احمد کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ان بارضنا اعنابا نعتصرھا فنشرب منھا

اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ میں انگور ہوتے ہیں ہم نچوڑ کر پیتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ایسے مت کرو۔ میں نے عرض کیا انا نستشفی للمریض ہم ان سے مریضوں کا علاج معالجہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان ذلک لیس بشفاء و لکن داء یہ جڑی بوٹیوں کے رس سے بنائی گئی شراب صحت بخش نہیں بلکہ سراسر خود ایک بیماری ہے۔

سبحان اللہ! سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین دور حاضر کی ترقیوں کے اوج ثریا پر پہنچ کر بھی جن امور کے انکشافات آج کر رہے ہیں وہ باتیں ڈیڑھ ہزار سال پہلے نبی اکرم ﷺ واضح طور پر بیان کر چکے ہیں۔ گویا سائنس اور ٹیکنالوجی اور میڈیکل کی جہاں انتہا ہوئی ہے وہ دراصل اسلام کے بالکل ابتدائی زمانہ کی باتیں ہیں۔

شراب نوشی کے بعض اسباب و اعذار

شراب کے مادی یعنی مالی اور جانی نقصانات کا ذکر اور اس کے طبی مضرات کے سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ کے بعض ارشادات ہم نے ذکر کئے ہیں۔ اب اس کے بارے میں مشرقی' مغربی' مسلم و غیر مسلم علماء طب یا ڈاکٹروں کے اقوال

کی باری ہے اور ان کے اقوال و تجربات کو سمجھنے اور ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ لگانے کے لئے ضروری ہے کہ شراب کے متوالوں نے اس کے بارے میں جو خوش فہمیاں اپنے دلوں میں جما رکھی ہیں ان کا بھی مختصر تذکرہ ہو جائے۔ چنانچہ شراب کے رسیا لوگوں میں کچھ لوگ نفع و نقصان کی پرواہ کئے بغیر محض فیشن کے طور پر شراب پیتے ہیں۔ جبکہ بعض ناوانستہ طور پر خالص دیکھا دیکھی' عیاشی اور بے وقوفی کے نتیجہ میں شراب پی لیتے ہیں جبکہ ان سب کے ساتھ ساتھ شراب نوشی میں مبتلا لوگوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو نہ صرف یہ کہ شراب پینے جیسے جرم کا ارتکاب کرنے پر کفائت کریں بلکہ الٹا اس کے فضائل اور فوائد بھی بیان کرتے پھرتے ہیں مثلا

اول۔ یہ کہ شراب میں جسم کے لئے غذائیت ہے حالانکہ یہ بات باطل محض ہے کیونکہ اطباء یہ بات ثابت کر چکے ہیں کہ الکحل جسم کے تمام اعضاء و آلات کے لئے بہت خطرناک ہوتا ہے۔

دوم۔ یہ کہ شراب میں صلاحیت خور دونوش کو ابھارنے کی تاثیر ہوتی ہے بالفاظ دیگر یہ قوت ہاضمہ کے لئے مفید ہے حالانکہ یہ بات بھی جنۃ الحمقی میں رہنے کے مترادف ہے کیونکہ شراب کی یہ تاثیر اس کے پیدا کردہ نقصانات کے مقابلہ میں بالکل معمولی بلکہ کچھ بھی نہیں جن کی تفصیل بھی ہم ذکر کریں گے۔

سوم یہ کہ شراب سے بدن میں طاقت و قوت زیادہ ہو جاتی ہے۔ یہ بھی دراصل ایک غلط احساس اور جھوٹا شعور ہے جو انتہائی گمراہ کن اور محض وقتی سا ہوتا ہے حتی کہ نشہ کافور ہوتے ہی اس کا نتیجہ ضعف و اضمحلال کی شکل میں اس پر طاری ہو جاتا ہے۔

چہارم یہ کہ شراب سے غم غلط ہو جاتا ہے یہ وھم بھی غلط ہے کیونکہ یہ تو پریشانیوں اور الجھنوں کو جنم دینے والی چیز ہے۔ جو وقتی لذت کے

بعد مستقل اور دیرپا تکالیف کی جڑیں گاڑ جاتی ہے۔

پنجم یہ کہ شراب نوشی تہذیب و ترقی کی ایک علامت ہے ایسا گمان کرنے والے اہل یورپ کے مقلد گماشتے ہوتے ہیں جو شراب نوشی کی محفلوں میں ہزاروں پونڈ پانی میں بہا جاتے ہیں۔

ششم یہ کہ مردانگی میں کمال پیدا کرتی ہے حالانکہ یہ زعم باطل اور برے لوگوں کی صحبت میں رہنے والے ضعیف الارادہ لوگون کا پیدا کردہ ہے۔ جو عبادت و ریاضت کی بجائے اس لعنت سے مردانگی کے طلب گار ہوتے ہیں۔

شراب نوشی کے بارے میں ایسے خودساختہ و جاہلانہ نظریات رکھنے والوں کو اللہ ہدایت بخشے کیا انہیں اتنی بھی عقل نہیں کہ وہ ڈاکٹروں اور فلاسفروں کی ان تحریروں اور کتابوں کا بھی سرسری سا مطالعہ کرلیں جو انہوں نے شراب اور دیگر نشہ آور اشیاء کے مضرات اور مہلک اثرات کے بارے میں لکھی ہیں۔

شراب کے بارے میں پچاس اطباء کی متفقہ رپورٹ

اور منشیات کے نقصانات اور ان کی روک تھام کے لئے صرف مسلم ممالک میں ہی نہیں بلکہ غیر مسلم ممالک میں بھی سرکاری و عالمی پیمانے پر کانفرنسیں منعقد کرائی جاتی ہیں جن میں تمام بڑے بڑے ممالک کے نمائندے اور ماہرین طب صحت کے روحانی و مادی اور عقلی وجسمانی نقصانات کو واضح کرتے ہیں۔ علامہ جمال الدین قاسمی" اپنی تفسیر القاسمی کی جلد سوم میں ایسی ایک کانفرنس کا ذکر کیا ہے جس میں پچاس ماہرین طب و صحت نے نشہ آور اشیاء کے بارے میں جو متفقہ رپورٹ پیش کی تھی اس میں چند باتیں یہ بھی تھیں کہ:

۱۔ نشہ آور اشیاء پیاس نہیں بجھاتی بلکہ تشنگی میں اضافہ کرتی ہیں۔

۲۔ یہ قوت عمل و کردار میں کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔

۳۔ مسکرات استعمال کرنے والے کی اولاد عقلی و جسمانی نشوونما کھو

دیتی ہیں۔

۴۔ یہ قوت ارادہ کو کمزور کرتیں اور مہلک امور کے ارتکاب نیز فقر و بدبختی کا باعث بنتی ہیں۔

۵۔ مسکرات، بھنگ کی طرح ہی مسکنات میں سے ہیں۔

۶۔ یہ معدے کی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔

۷۔ یہ دمے اور سل جیسی بیماریاں پیدا کرتی ہیں۔

۸۔ یہ پھیپھڑوں کو نقصان پہنچاتی ہیں اور ٹائیفائیڈ بخار میں سخت ضرر رساں ہیں۔

۹۔ جو بیماریاں موت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہیں یہ نشہ آور اشیاء ایسے مریضوں کو انتہائی المناک کیفیت سے دوچار کر دیتی ہیں اور جن بیماریوں سے عموماً شفا ہو جایا کرتی ہے ان کی مدت میں یہ اضافہ کر دیتی ہیں۔

۱۰۔ یہ دل کے مواد اور خون کے خلیوں کو متغیر کر دیتی ہیں۔

۱۱۔ یہ اعصاب کی بیماریوں اور دوسری تکلیفوں کا سبب بنتی ہیں۔

۱۲۔ جسمانی کام اور محنت کرنے والوں کے لئے یہ نشہ آور اشیاء جہاں بدبختی کو موجب ہیں وہاں بربادی صحت کا سبب بھی ہیں۔

۱۳۔ یہ مسکرات انسانی جسم کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ (تفسیر القاسمی جلد سوم بحوالہ الخمر و سائر المسکرات ص ۱۲۲، ۱۲۳)

ڈاکٹر گلاڈ سٹون نے درست ہی کہا ہے کہ الکحل کے نقصانات مرض طاعون اور جنگ دونوں سے بدرجہا زیادہ ہیں۔

(بحوالہ موقف الاسلام من الخمر ص ۴۳)

کتاب سنت اور اجماع امت حتی کہ عقلی و نقلی ہر اعتبار سے شراب اور نشہ آور اشیاء کے حرام ہونے کے ساتھ ہی جب غیر مسلم ماہرین طب بھی کہیں

کہ اس میں فلاں فلاں نقصان ہے تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ اسلامی شریعت اور دین حنیف کے احکام و محاسن ایسے ہیں کہ اسلام دشمن لوگ بھی ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں اور ایسے مواقع کے لئے کسی نے کہا تھا

الحق ما شهد به الاعداء

کہ حق تو وہ ہے جس کی حقانیت کی گواہی دشمن بھی دیں۔

پچاس ڈاکٹروں کی متفقہ رپورٹ میں ایک بات یہ بھی درج ہے کہ نشہ آور اشیاء سے دمہ اور سل کی بیماری جنم لیتی ہے اور یہ حقیقت نکھر کر سامنے بھی آ چکی ہے کیونکہ یورپی ممالک جہاں شراب نوشی عام ہے وہاں جو شرح اموات ہے اس میں سے نصف لوگ وہ ہیں جو سل کی بدولت ہی لقمہ اجل بن رہے ہیں۔

بعض جرمن ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ شراب نوشی کرنے سے شرابی کی صحت اس حد تک متاثر ہوتی ہے کہ چالیس سال کا آدمی شکل و صورت سے ساٹھ سال کا سا لگتا ہے۔ اور وہ جسم و عقل ہر اعتبار سے بوڑھا ہو جاتا ہے۔

ایک جرمن ڈاکٹر نے شراب کے مادی نقصانات کو بڑے عجیب انداز سے بیان کیا ہے جو ضرب المثل کی طرح معروف ہو چکا ہے۔ علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار میں اس جرمن ڈاکٹر کا وہ قول یوں ذکر کیا ہے۔

اقفلوا الی نصف الحانات، اضمن لکم الاستغناء عن نصف المستشفیات والملاجی والسجون (المنار ۲ ,۳۲۵ ۔ ۳۲۸)

تم شراب کی آدھی دکانیں بند کردو۔ میں تمہیں آدھے ہسپتالوں، پناہ گاہوں اور جیلوں سے بے نیاز ہو جانے کی ضمانت دیتا ہوں۔

تو گویا شفاخانوں، پناہ گاہوں اور جیلوں کی ضرورت اگرچہ کلی طور پر شراب کی وجہ سے نہیں لیکن اس میں شراب نوشی کا وافر حصہ تو ضرور ہی ہے۔

شراب کے بارے میں بعض مغربی غیر مسلم ڈاکٹروں کے اقوال

شیخ احمد بن حجر آل بوطامی نے اپنی کتاب الخمر و سائر المسکرات میں بعض

مغربی غیر مسلم ڈاکٹروں کے اقوال نقل کئے ہیں

ا۔ ڈاکٹر شرومٹ کہتا ہے

" موجودہ دور کے جن ماہرین طب نے مشرقی ممالک میں خصوصا مسلم آبادی والے ممالک میں امراض کے نسبتا کم پھیلاؤ پر ریسرچ و تحقیق کی ہے وہ اس بات پر متفق ہیں کہ اس کا مرکزی اور بنیادی سبب یہ ہے کہ اسلام نے مسلمانوں کو شراب نوشی سے روک رکھا ہے۔ اور اگر کسی کو مسیحی ممالک میں شراب کے استعمال سے پیدا ہونے والے خطرناک نتائج کے متعلق شک ہو تو وہ خود اسلامی ممالک کا دورہ کرلے تاکہ اسے اس بات کا یقین آجائے۔

۲۔ ایک مشہور انگریز سنوڈن نے کہا:

جنگ عظیم کے دوران ایک بورڈ جو شراب کے متعلق ریسرچ کر رہا تھا میں اس کا ممبر تھا اور میں اپنے علم و تحقیق سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ شراب کی کوئی بھی قسم اور کوئی بھی کم یا زیادہ مقدار کام کے دوران شرابی پر اپنا برا اثر دکھانے سے خالی نہیں ہے۔ اور وہ کام لکھنے پڑھنے سے تعلق رکھتا ہو یا مینجمنٹ و ادارہ سے۔ گویا شراب کی کم از کم مقدار بھی شراب نوشی کرنے والے کی کارکردگی یا صلاحیت کار اور نتائج و ثمرات میں سے صاحب کتاب حکمۃ التشریح کے بقول کم از کم ساتویں حصہ کو ضائع اور برباد کر دیتی ہے۔

۳۔ بنثام کا کہنا ہے

شراب کو حرام قرار دینا شریعت اسلامیہ کے محاسن میں سے ہے۔ اہل افریقہ میں سے جس نے شراب نوشی کی اس کی نسل کا انجام جنون و دیوانگی کو پہنچا اور اہل یورپ میں سے جو لوگ اس کے عادی

ہوئے ان کی عقل زائل ہو گئی۔ دریں صورت افریقیوں پر اسے حرام کر دینا چاہیے اور اہل یورپ کو اس سلسلہ میں شراب کی مقدار کے مطابق سزا دینی چاہیے۔ اندازہ فرمائیں کہ شراب کو حرام قرار دینے اور اس پر سزا دینے کی تجویز ایک غیر مسلم بھی پیش کر رہا ہے۔

۴۔ فرانسیسی ہنری کا کہنا ہے:

فرانسیسی ہنری نے اسلام کے بارے میں اپنے تجربات و تجزیات پر مشتمل کتاب میں لکھا ہے وہ تیز ہتھیار جس سے اہل مشرق کو ختم کیا جا سکتا ہے' وہ موثر تلوار جس سے مسلمانوں کا صفایا کرنا ممکن ہے وہ شراب ہے۔ یعنی مسلمانوں میں شراب نوشی عام کر دینے سے یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔ جس موقع پر ہم الجزائر میں داخل ہوئے تو ہم نے ان پر اس ہتھیار کو آزمانا چاہا مگر ان کی اسلامی شریعت نے انہیں ایک گھونٹ پینے سے بھی منع کر دیا۔ نتیجتاً ان کی نسل میں افزائش اور تعداد میں اضافہ ہی ہوا۔

۵۔ امریکی ڈاکٹر کیلوج کا کہنا ہے:

شراب کے ذریعے علاج کرنے کے ممنوع ہونے کے بارے میں قدرے تفصیل تو ہم بعد میں ذکر کریں گے مگر یہاں ایک امریکی ڈاکٹر کیلوج کے حوالہ سے صرف اتنا کہنے پر ہی اکتفاء کرتے ہیں کہ ڈاکٹر کیلوج نے شراب کے ذریعے علاج کرنے سے منع کیا ہے اور اس کا کہنا ہے کہ وقتی شفایابی سے کہیں بڑھ کر یہ جسم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ خصوصاً آنت اور پیٹ پر یہ سخت مضر اثرات مرتب کرتی ہے۔

۶۔ انگلینڈ کے ایک میڈیکل بورڈ کی رپورٹ:

انگلینڈ کے ایک میڈیکل بورڈ نے ایک رپورٹ تیار کی جس میں

یہ قرار پایا کہ تجربات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ شراب کا استعمال کثیر ہو یا قلیل جسمانی حرکات کے نظام کو خراب کر دیتا ہے اور قوت عقلیہ کو برباد کر دیتا ہے حتی کہ ایک چھوٹا سا گھونٹ جس کے بارے میں بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس میں تاثیر نہیں ہوتی مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کے برے اثرات اس وقت ظاہر ہوتے ہیں جب کام کرنے والا شخص کام کرنے کے لئے اٹھتا ہے یا اسے غور و فکر کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یا کوئی کام باریک بینی اور ضبط نفس کا تقاضی ہوتا ہے اور خصوصی توجہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے امور کے دوران شراب کے برے اثرات یقیناً ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

(الخمر والمسکرات ص ۱۱۳' ۱۱۵ بتصرف)

مسلم ماہرین طب کی تحقیقات

شراب کے طبی نقصانات و مضرات کے بارے میں بعض مغربی ڈاکٹروں ' غیر مسلم ماہرین طب کے اقوال اور بعض میڈیکل بورڈز کی رپورٹس آپ کے سامنے رکھی جا چکی ہیں اور ایک مسلمان کے ذہن کو اپیل کرنے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ جب غیر مسلم بھی شراب کو انفرادی اور سرکاری طور پر نقصان دہ کہتے ہیں تو پھر اسکے پینے سے پہلی فرصت میں ہی تائب ہو جانا چاہیے اور اسکے نقصانات کا ذکر اگرچہ طویل ہو گیا ہے مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ام الخبائث اور ام الامراض شراب کے نقصانات کے بارے میں چند ایک ڈاکٹروں کی تحقیقات کا نچوڑ بھی پیش کر دیا جائے۔

۱۔ ڈاکٹر محمد علی ارجمندی سعودی عرب

ڈاکٹر محمد علی ارجمندی مدیر امور صحت محمد بن سعود اسلامک یونیورسٹی ریاض (سعودی عرب) نے جناب ڈاکٹر صالح بن عبدالعزیز

آل منصور کے مطالبہ پر شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی جسے وہ اپنے ایم۔اے کے مقالہ میں شامل کرنا چاہتے تھے جو بعد میں کئی مرتبہ کتابی شکل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اس رپورٹ میں ڈاکٹر موصوف نے جو کچھ لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ شراب نوشی منہ، گلے، مسوڑوں اور زبان کی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ اور اس سے بیماریاں بھی ایسی ظہور پذیر ہوتی ہیں کہ عام علاج سے افاقہ بھی نہیں ہوتا۔ اور اس کے مختلف اشیاء کے ذائقہ کو معلوم کرنے والی حس ذوق بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح اس انسان کی قوت ہاضمہ بھی متاثر ہوتی ہے، معدہ بھی بگڑ جاتا ہے۔ خوراک یا غذا کی نالی میں جلن سی رہنے لگتی ہے اور کھانے کی رغبت کم سے کم تر ہوتی جاتی ہے۔ پرانے زمانے میں رغبت طعام کم ہوجانے والے مریضوں کے لئے حکیم لوگ شراب تجویز کیا کرتے تھے مگر بعد میں جب تجربات سے یہ ثابت ہو گیا کہ شروع میں اس سے معمولی فائدہ محسوس ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ یہ سخت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ تو پھر انہوں نے اس تجویز کو ترک کر دیا اور موجودہ اطباء اس تجویز کے خلاف ہیں اور بعض حالات میں شراب نوشی سے معدے میں کینسر بھی ہو جاتا ہے۔ جو ایک خوفناک اور مہلک مرض ہے۔ شراب نوشی سے انتڑیاں متاثر و زخمی ہوتی ہیں اور شرابی بدہضمی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سے جگر کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے خلیے الکحل سے متاثر ہو جاتے ہیں اور مسلسل شراب نوشی کے نتیجہ میں ایسے شخص کی موت کا واقع ہو جانا بھی بعید از امکان نہیں رہتا۔ جبکہ ان خلیوں کا اپنا کام چھوڑ جانے کا علاج اس جدید طب میں بھی ممکن نہیں ہے۔

شراب نوشی کے نتیجہ میں دوران خون بھی متاثر ہوتا ہے، جسم

کے تمام اعضاء سے دل اور دل سے اعضاء جسم کو منتقل کرنے والی شریانیں الکحل سے خراب ہو جاتی ہیں جس سے دماغ و دل دونوں پر ایسا برا اثر پڑتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں بعض اوقات اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ کبھی فالج اور شلل اعضاء جیسی بیماریاں رونما ہوتی ہیں۔ الکحل میں زہر کی تاثیر بھی ہوتی ہے۔ (جسے آپ میٹھا کہہ لیں) لہٰذا اس سے دل بھی نہیں بچ پاتا۔ لہٰذا ڈاکٹر لوگ دل کی بیماریوں والے لوگوں کو الکحل والے ہر قسم کے مشروب سے مطلق رُک جانے کی نصیحت کرتے ہیں اور دل و دماغ کی شریانوں اور اعصاب پر شراب کے اثرات' شرابی کو مختلف جسمانی تکلیفوں' غیر ارادی حرکتوں' قلق و اضطراب نفس' مختلف اعضاء میں فالج اور رعشے میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ (ہارٹ اٹیک بھی زیادہ تر شراب نوشی کا نتیجہ ہے) ایسے ہی پھیپھڑوں پر بھی شراب نوشی کے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور شرابی کا نظام تنفس بگڑ جاتا ہے (جو کہ سل اور دمے کا سبب بن جاتا ہے) الکحل سے گردے کو بھی سخت نقصان پہنچتا ہے جو مختلف حالات میں کم و بیش ہوتا ہے مگر کبھی یہی یقینی موت تک بھی پہنچا دیتا ہے۔ غرض شراب نوشی انسان کے حواس خمسہ (دیکھنے' سننے' چکھنے' چھونے اور سونگھنے) کے نظام کو خراب کر دیتی ہے۔

غیر ارادی حرکتوں اور رعشہ کی حالت میں چھوٹے بڑے کسی کام کے قابل نہیں چھوڑتی ۔ مایوسی' ناامیدی اور قلق و اضطراب کے علاوہ شرابی بے وجود اشیاء سے ڈرنے لگتا ہے۔ اور وہ محسوس کرتا ہے کہ جیسے اسے کوئی قتل کرنے کے درپے ہے۔ حالانکہ وہاں کسی کاوجود بھی نہیں ہوتا۔ یہی امور کبھی کبھار شرابی کو خود کشی کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ جنون یا پاگل پن میں مبتلا ہونے والے مریضوں

میں سے پچاس فیصد لوگ عادی شرابی ہوتے ہیں۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اثرات بد صرف شرابی تک ہی نہیں رہتے بلکہ اس کے اثرات شرابی کی آئندہ نسلوں تک بھی منتقل ہو جاتے ہیں اور اس کی اولاد و احفاد مختلف اعصابی آفات اور نفسیاتی اضطرابات میں بھی مبتلا ہو جاتی ہے۔ (مختصرا از موقف الاسلام من الخمر ص ۲۶ ۔ ۳۶)

آئندہ نسلوں پر شراب کا اثر

ڈاکٹر ارجمندی نے شرابی کی آئندہ نسلوں کی طرف منتقل ہونے والی موثر بیماریوں کی طرف اشارہ کیا ہے جبکہ کتاب حکمة التشریع کے حوالہ سے شیخ احمد بن حجر نے نقل کیا ہے کہ شراب نوشی شرابی کو اکثر حالات میں بانجھ پن تک پہنچا دیتی ہے اور شرابی کی اولاد و احفاد ناقص العقل ہوتی ہے۔ اور خاص طور پر وہ اولاد جو اس وقت معرض ...ل میں آئے جبکہ شراب کا نشہ موجود ہو وہ عموما بے وقوف ہوتی ہے۔

ماہرین طب نے ایک عورت کا واقعہ ذکر کیا ہے کہ اس نے کسی ایک شخص سے شادی کی جو نشہ کا عادی نہیں تھا اس سے اس کے تین تندرست و توانا بچے پیدا ہوئے ۔ اس شخص کے فوت ہو جانے کے بعد اس نے کسی دوسرے شخص سے شادی کر لی جو کہ شراب نوشی کا عادی تھا۔ اس سے بھی اس کے تین بچے پیدا ہوئے جن میں سے ایک ناقص العقل تھا اور دو بچے جو عقلی اعتبار سے صحیح تھے وہ بعد میں شرابی ہو گئے۔ اور پھر اس مرض ٹی بی میں مبتلا ہو گئے۔ جس کا ان کے خاندان میں اس سے پہلے وجود تک نہ تھا۔ اورجب اس عورت کا یہ شرابی شوہر مر گیا تو اس نے تیسرے شخص سے شادی کر لی۔ جو کہ شرابی نہیں تھا۔ اب اس سے صحیح و سالم بچے پیدا ہوئے۔ اگر یہ واقعہ کسی ہماشا کی زبان سے نکلتا تو شاید افسانہ سمجھا جاتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ یہ ہماشا کی زبان سے نکلا ہے بلکہ معتبر علماء نے نقل کیا ہے اور نہ ہی ایسے واقعات ان ہونی بات ہیں ۔

کیونکہ تمام ماہرین طب شراب کی اس قباحت کا ذکر کرتے آ رہے ہیں۔

حکمة التشریح سے ایک واقعہ یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ پیرس میں ایک ہزار ناقص العقل لوگوں کا سروے کیا گیا تو ان میں سے ۱۷۴ ایسے تھے جن کے باپ عادی نشہ باز تھے۔ ۸۴ ایسے تھے جن کی مائیں نشہ کی عادی تھیں۔ اور ۶۵ ایسے بھی تھے جن کے ماں باپ دونوں شرابی تھے۔

(الخمر و سائر المسکرات ص ۱۱۳)

علامہ رشید رضا مصری نے اپنی مشہور عالم تفسیر المنار میں اطباء کے حوالے سے شراب نوشی کے شدید نقصانات کا ذکر کیا ہے۔ جن کا تعلق زبان' حلق ' معدہ 'جگر' خون اور نظام تنفس سے ہے۔ اور آخر میں شراب نوشی کے نظام اعصاب پر مضر اثرات ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نظام اعصاب پر شراب نوشی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ جنون و دیوانگی کا باعث بنتی اور نسل کو تباہ کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں شرابیوں کی اولاد نجیب یعنی شریف نہیں ہو سکتی۔ شرابی کا پوتا' شرابی کے اپنے بیٹے سے اخلاقا بدترین اور عقل و جسم کے اعتبار سے کمزور تر ہوتا ہے۔ اور ضعف و کمزوری کا یہ تسلسل کبھی انقطاع نسل کا سبب بھی بن جاتا ہے۔(کہ چند پشتوں کے بعد نسل ہی ختم ہو جاتی ہے) اور خصوصا ان حالات میں نسل کا ختم ہونا یقینی ہوتا ہے جبکہ اولاد احفاد بھی اپنے آباء و اجداد کے طریق شراب نوشی کو اپنا لے جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔

۲۔ ڈاکٹر حجر احمد بن حجر آل بوطامی

ڈاکٹر ارجمندی (مدیر امور صحت' جامعہ الامام ریاض) کی طرح ہی قطر کے شیخ احمد بن حجر آل بوطامی کے فرزند ارجمند ڈاکٹر حجر احمد بن حجر بھی ہیں جو کہ امراض باطنیہ کے اسپیشلسٹ اور قطر کی وزارت صحت کے ڈائریکٹر ہیں انہوں نے شراب کے طبی نقصانات کے بارے میں ایک مقالہ لکھا جسے ان کے والد گرامی نے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ اس میں موصوف لکھتے ہیں کہ مجھے تین سال

تک امریکہ میں سینکڑوں ایسے مریضوں کے علاج کا موقع ملا جن کے ہسپتال داخل ہونے کا سبب بلا واسطہ یا بالواسطہ شراب نوشی ہی تھا۔ اس سے آگے موصوف نے سکر' ادمان' اعراض امتناع کی تفصیل ذکر کرنے کے بعد طویل مدت تک شراب نوشی کے اضرار و نقصانات بھی ذکر کئے ہیں جن میں سے جگر' دل و دماغ' اعصاب' خون' اور عضلات کی کئی بیماریوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور دمہ' سل جسے تپ دق اور ٹی۔بی بھی کہتے ہیں اور ذیابیطس جسے شوگر بھی کہا جاتا ہے یہ بھی شراب نوشی کا نتیجہ قرار دیں ہیں۔ (بحوالہ الخمر و سائر المسکرات ۱۱۲' ۱۱۷)

معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد علی البار

شراب نوشی کے طبی مضرات بیان کرنے والے تیسرے ماہر طب اور معروف اسکالر جناب ڈاکٹر محمد علی البار ہیں جنہوں نے اپنے تجربات و تجزیات اور حاصل مطالعہ پر مبنی ایک کتاب "الخمر بین الطب و الفقہ" لکھی ہے جو بڑے سائز کے سوا دو سو صفحات پر مشتمل ہے اور ہمارے نزدیک اپنے موضوع پر غالبا منفرد اور جامع ترین بھی ہے۔ اس میں موصوف نے شراب کے متعلق فقہی نقطہ نظر سے تو صرف چند صفحات پر گفتگو کی ہے جبکہ باقی ساری کتاب ہی شراب نوشی سے پیدا ہونے والے طبی مضرات پر مشتمل ہے۔ اب آپ اندازہ کریں کہ ۲۲۵ صفحات کی اس کتاب سے کیا کیا باتیں ذکر کی جائیں اور کیا کیا چھوڑی جائیں؟ مختصر یہ کہ موصوف نے شراب نوشی کے نقصانات و مضرات پر اتنا مواد جمع کر دیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہر موضوع کو واضح کرنے کے لئے میڈیکل تصویریں دے دی ہیں۔ شراب اور نظام انہضام' شراب اور جنس' شراب اور نظام اعصاب' شراب اور دماغی امراض' شراب اور منہ' شراب اور گلا' شراب اور بھوک' شراب اور معدہ کی بیماریاں اور معدے کا کینسر' شراب اور آنتوں کی بیماریاں' شراب اور جگر کی بیماریاں' شراب اور امراض قلب' شراب اور بلڈ پریشر' شراب اور خون کی بیماریاں بشمول قلت خون وغیرہ کے تحت تفصیلی

گفتگو کی ہے اور بیماریوں کا ذکر کیا ہے۔ (الخمر بین الطب و الفقہ)

شراب نوشی اور دیگر علماء

قرآن و سنت' آثار صحابہ اور تابعین اور ائمہ و علماء دین کی طرح ہی علماء اخلاق' علماء اجتماع اور علماء اقتصاد نے بھی شراب کے اثرات قبیحہ کے پیش نظر اس کی مذمت کی ہے۔

علماء اخلاق

اخلاقیات کے ماہرین علماء کا کہنا ہے انسان کو سنجیدگی' عفت' شرافت' نخوت اور مروت کا محافظ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی کوئی چیز استعمال نہ کرے جو ان صفات حمیدہ کو ضائع و برباد کر دے۔

علماء اجتماع

معاشرہ و اجتماع یا سوشل سٹڈیز کے ماہرین کا کہنا ہے انسانی معاشرہ کو اعلی نظام و ترتیب پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ افراد معاشرہ کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کریں جو اس نظام میں خلل انداز ہو۔ بصورت دیگر نظام میں خلل و فساد پیدا ہوگا۔ جس سے لا قانونیت جنم لے گی۔ جو آپ میں تفرقہ کا موجب بنے گی اور یہ تفرقہ بازی دشمن کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

علماء اقتصاد

ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے " ہر درہم جسے ہم اپنے فائدے کے لئے خرچ کریں وہ ہمارے اور ہمارے وطن کے لئے ایک قوت ہے اور ہر وہ درہم جسے اہم اپنے نقصان میں خرچ کریں وہ قوم و ملک دونوں کے لئے خسارہ ہے۔ "

تب پھر جو لاکھوں کروڑوں روپے مختلف قسم کی شرابوں کے خریدنے اور پینے میں برباد کئے جاتے ہیں ان کے خسارے کا کیا حال ہوگا؟ سوائے اس کے مالی

باقی ص ۴۶ پر